نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جناب صدر اور معزز سامعین کرام! السلام علیکم ورحمۃاللہ آج مجھے جس موضوع پر لب کشائی کرنے کا موقع ملاہے اس کا عنوان ہے

صفت رحمان

حمد وثناء اسی کو جو ذات جاودانی

ہم سر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی

غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"هُوَاللّٰهُ الَّذِی لَاۤاِلٰهَ اِلاَّ هُوَ،عٰلِمُ الغَیبِ وَالشَّهَادَةِ،هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیم۔"

(سورۃ الحشر 23)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غیب اور حاضر کا جاننے والا۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا اور بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔

سامعین کرام! آپ قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھیں، کوئی صفحہ کھولیں، کسی رکوع کی بھی تلاوت کریں، ہر جگہ ہمیں خدا تعالیٰ کی یہ پیاری صفت یعنی صفت رحمان ملے گی۔ صفت رحمٰن کا کیا مطلب ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:۔

"اس صفت کا تقاضہ ہے کہ وہ انسان کی فطری خواہشوں کو اس کی دعا یا التجا کے بغیر اور بدوں کسی عمل عامل کے عطا کرتا ہے۔ مثلاً جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے قیام وبقا کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ پہلے سے موجود ہوتی ہیں۔ پیدا پیچھے ہوتا ہے لیکن ماں کی چھاتیوں میں دودھ پہلے آجاتا ہے، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، پانی، ہوا وغیرہ یہ تمام اشیاء جو اس نے انسان کے لیے بنائی ہیں یہ اس کی صفت ہی کے تقاضے ہیں۔ لیکن دوسرے مذہب والے یہ نہیں مانتے کہ وہ بلا مبادلہ بھی فضل کر سکتا ہے"

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعودؑ ص65)

صفت رحمان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ :۔

"انسان کے لیے ضروری ہے کہ ....تدبیر کرے ....کام کرے.....محنت کرے وہ سوچے وہ اپنی عقل سے کام لے، وہ کامیابی کے بہترین طریقے جو ہیں ان پر چلے لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد اگروہ سمجھے کہ جس طرح ایک اور ایک مل کے دو بن جاتے ہیں اسی طرح میری تدبیر اور دعا کا ضرور نتیجہ نکلے گا تو وہ غلطی پر ہوتا ہے اور اپنی دنیا میں اس ٹھوس اور مادی دنیا میں ساری تدبیروں کو بے نتیجہ ہوتے، ساری دعاؤں کو رد ہوتے وہ دیکھتا ہے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں متوجہ کیا ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف متوجہ ہو جائیں یعنی اپنے پر ایک قسم کی موت وارد کر کے اس کے حضور جھکو اور اس سے کہو اے ہمارے رحمان رب! تو نے ان گنت اور بے شمار نعمتیں ہمارے لیے پیدا کیں اور ہمارے عمل کو اس میں کوئی دخل نہیں تھا......ان نعمتوں سے آج ہم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اٹھا نہیں سکتے ہم اگر تیری رحمیت کا جلوہ دیکھنے کے قابل نہیں تو اے رحمان خدا! ہمیں اپنی رحمانیت کا جلوہ دیکھا اور ہماری مدد فرما۔"

(خطبات ناصر جلد2 ص179 خطبہ جمعہ 14 جون 1928)

صفت رحمان کا ظہور کس طرح ہوتا ہے ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ حضرت ابراہیم بن ادھم بیان کرتے ہیں کہ :۔

"میں کسی کے ہاں مہمان تھا انہوں نے میرے سامنے کھانا رکھا۔ کھانا کھا رہا تھا کہ اتنے میں ایک کوّا آیا اور میرے سامنے سے ایک روٹی اٹھا کر لے گیا۔ کہتے ہیں کہ میں حیرت زدہ ہو کر اس کے پیچھے چل پڑا کہ دیکھوں یہ کیا کرتا ہے، کہاں لے جاتا ہے تو وہ ایک ٹیلے پر اترا جہاں ایک آدمی بندھا ہوا پڑا تھا.........اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ کوّے نے روٹی اس بندے کے آگے پھینک دی۔" (تفسیر کبیر از علامہ فخر الدین رازیؒ تفسیر سورۃ الفاتحہ الفصل الثالث فی تفسیر قولہ الرحمن الرحیم)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں اس رحمٰن خدا کی پہچان کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کا فیض عام اور اس کی رحمت جو ہر چیز پر حاوی ہے ہمیں اس کی عبادت کی طرف مزید توجہ دلانے والی ہو اور پھر اس فیض کو اپنی زندگیوں پر لاگوں کر کے، بے لوث ہو کر ہم حقوق العباد ادا کرنے والے بنیں۔ آمین" (الفضل انٹر نیشنل 5 جنوری 2007 تا 11 جنوری 2007، خطبہ جمعہ 15 دسمبر 2006)

اللہ کرے کہ ہم صفت رحمان سے فیض یاب ہونے والے بنیں آمین